خبروں کا جائزہ (جنوبی ایشیا)

25/10/2026

پاکستان کے حکمران ایک ایسے معاشی ماڈل سے چمٹے ہوئے ہیں جو 1958ء سے مسلسل ناکام چلا آ رہا ہے

22 اکتوبر 2026ء کو ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (APP) نے رپورٹ کیا کہ: "نجکاری کے امور پر وزیراعظم کے مشیر محمد علی نے جمعرات کے روز ساختی اصلاحات (Structural Reforms)، نجی شعبے کی سرمایہ کاری اور برآمدات پر مبنی ترقی کے ذریعے پائیدار معاشی نمو کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے زراعت، ٹیکسٹائل اور انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) کی نشاندہی ایسے اہم شعبوں کے طور پر کی جو پاکستان کی معیشت کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔"

پاکستان کا حکمران طبقہ اس شدید معاشی زوال کو روکنے میں ناکام ہو رہا ہے جس کا مسلمان سامنا کر رہے ہیں۔ اس ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ وہ بدستور اسی معاشی ماڈل کو نافذ کر رہا ہے جو استعماری مالیاتی اداروں نے 1958ء میں اس کے لیے مقرر کیا تھا۔ مسلم دنیا کے لیے استعماری معاشی ماڈل یہ ہے کہ توجہ کو زراعت اور ٹیکسٹائل تک محدود رکھا جائے، جبکہ صنعت کاری اور گروپ آف سیون (G7) ممالک کے ساتھ مسابقت کی اصل کنجی سے توجہ ہٹائی جائے۔ یہ کنجی مشین سازی کی صنعت (Machine Industry) کا قیام ہے، یعنی ایسی صنعت جو ان مشینوں کو تیار کرتی ہے جو بڑی، جدید اور زیادہ قدر پیدا کرنے والی صنعتوں کی بنیاد ہوتی ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) پر اضافی توجہ بھی کوئی فیصلہ کن تبدیلی نہیں لا سکے گی، کیونکہ اس میں صنعت کے بنیادی مرکز، یعنی مائیکرو چپس کی تیاری پر توجہ نہیں دی جاتی۔ اس کے بجائے یہ توجہ زیادہ تر ایپلی کیشنز کی تیاری تک محدود رہتی ہے، جس کے نتیجے میں مقامی کمپنیاں بڑی G7 کمپنیوں کی ضروریات کم لاگت پر پوری کرنے لگتی ہیں۔

اس کا نتیجہ بڑھتی ہوئی غربت، قرضوں اور معاشی مشکلات کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس میں ملک کے قابل ترین بیٹوں اور بیٹیوں کا غربت سے بچنے کے لیے G7 ممالک کی طرف ہجرت کرنا بھی شامل ہے۔ یہ صلاحیتوں کا ضیاع (Brain Drain) ہے، نہ کہ صلاحیتوں میں اضافہ (Brain Gain)، جیسا کہ پاکستان کے حکمران عاصم منیر نے اگست 2025ء میں دعویٰ کیا تھا۔ بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے بھیجی جانے والی رقوم، صنعتی صلاحیت میں موجود اس نمایاں خلا کا ازالہ نہیں کر سکتیں۔

آخرت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے خواہش مند پاکستان کے مسلمانوں کو دنیا میں اپنے معاشی حقوق سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ خلافت معیشت کو سودی ادائیگیوں سے آزاد کرے گی، مشین سازی کی صنعت قائم کرنے کے لیے اخراجات اور مہارتوں کو مرکوز کرے گی، اور مسلم دنیا میں صنعتی انقلاب کی نگرانی کرے گی، تاکہ مسلم دنیا G7 ممالک کی حریف بن کر ابھرے اور اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اذن سے دنیا کی سب سے بڑی معاشی قوت بننے کی راہ پر گامزن ہو۔

امریکہ ایک بدمعاش ریاست ہے، جس پر نہ اتحاد میں بھروسا کیا جا سکتا ہے، نہ اس کی پیروی میں اور نہ ہی اس کی محکومی میں

20 اکتوبر 2026ء کو اسلامی جمہوریہ ایران کی خبر رساں ایجنسی (IRNA) نے بیان کیا: "صدر مسعود پزشکیان نے منگل کے روز پاکستانی فوج کے سربراہ، فیلڈ مارشل عاصم منیر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ خطے میں کشیدگی کی تمام تر ذمہ داری امریکہ کی جنگ پسندانہ پالیسیوں پر عائد ہوتی ہے۔ منیر کے ساتھ ملاقات کے دوران

صدر پزشکیان نے زور دیا کہ خطے کے تمام مسائل امریکہ کی جارحانہ فطرت سے جنم لیتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کسی بھی مذاکرات سے پہلے امریکہ کو دھمکیاں اور پابندیاں ختم کرنا ہوں گی۔"

https://en.irna.ir/news/86298685/President-Pezeshkian-meets-Pakistani-Army-Chief

یہ سوچ غلط ہے کہ امریکہ کی دھمکیاں اور پابندیاں ختم ہونے کے بعد اس پر بھروسا کیا جا سکتا ہے۔ امریکہ پر نہ اس کے ساتھ اتحاد کرنے میں بھروسا کیا جا سکتا ہے، نہ اس کی خارجہ پالیسی کی پیروی کرنے میں اور نہ ہی اس کی محکومی اختیار کرنے میں، خواہ اس کے لیے کوئی بھی شرائط اور پیشگی شرائط کیوں نہ پوری کر دی جائیں۔

امریکہ کے ساتھ اتحاد کرنا سیاسی خودکشی کے مترادف ہے، خواہ یہ برطانیہ کی طرح حقیقی اتحاد ہو یا مسلم ریاستوں کی طرح محض نام کا اتحاد۔ برطانیہ امریکہ کے ساتھ بحر اوقیانوس کے دونوں جانب قائم اپنے اتحاد کے سنگین نتائج بھگت رہا ہے۔ معاشی بحران کے اس دور میں، امریکہ کی جانب سے نیٹو کے لیے اپنے سلامتی کے وعدوں سے دست بردار ہونے کے بعد، برطانیہ اپنی فوجی صلاحیتوں میں اضافے کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ مسلم دنیا میں عراق ہو یا افغانستان، مشترکہ منصوبوں میں امریکہ ہمیشہ بڑا حصہ لے جاتا رہا، جبکہ برطانیہ کے حصے میں صرف بچا کھچا مال آیا۔ اب امریکہ برطانیہ کو وہ بچا کھچا حصہ بھی دینے پر آمادہ نہیں۔ وہ اسے جزائر فاک لینڈ اور کینیڈا سے بے دخل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جبکہ اسکاٹ لینڈ، ویلز اور آئرلینڈ میں علیحدگی کی آگ بھڑکا رہا ہے۔

جہاں تک مسلم ریاستوں کے ساتھ نام نہاد اتحاد کا تعلق ہے، تو اس کا نتیجہ یا تو امریکی خارجہ پالیسی کے مدار میں رہتے ہوئے اس کی پیروی کی صورت میں نکلا ہے یا پھر امریکہ کی محکومی کی صورت میں۔ اب امریکہ نے اپنی خارجہ پالیسی کی پیروی کے راستے کو بھی بند کر دیا ہے، جس کی واضح مثال ایران ہے۔ ایران نے 1979ء سے لے کر 2026ء کے اوائل تک، یعنی 46 سال تک، امریکی خارجہ پالیسی کے تابع رہ کر اس کی پیروی کی۔ اس نے شام جیسے معاملات میں بچے کھچے حصے پر اکتفا کیا، لیکن پھر اسے معمولی سا حصہ دینے سے بھی انکار کر دیا گیا، یہاں تک کہ 28 فروری 2026ء کو امریکہ نے کھلی دشمنی اختیار کرتے ہوئے ایران پر حملہ آور ہونے کا راستہ چن لیا۔ ایران کا معاملہ ترکیہ کے لیے ایک ابتدائی تنبیہ ہے، جو اب بھی امریکی پالیسیوں کی پیروی پر مصر ہے، یہاں تک کہ کہیں اگلی باری اس کی نہ آ جائے۔

چنانچہ امریکہ کے نقطۂ نظر سے کسی بھی مسلم ریاست کے لیے اب واحد راستہ مکمل محکومی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ کے مفادات پورے کیے جائیں، خواہ اس کے لیے اپنے فوجیوں کی جانیں اور اپنے وسائل ہی کیوں نہ قربان کرنے پڑیں۔ پاکستان اس سیاسی سادہ لوحی کی واضح مثال ہے کہ اس نے امریکہ کی محکومی قبول کی۔ اس محکومی کی قیمت پاکستان دسیوں ہزار شہریوں اور فوجیوں کی جانوں اور اپنی معیشت کو اربوں ڈالر کے نقصان کی صورت میں ادا کر چکا ہے۔ اگر پاکستان ایران اور یمن میں اس کے اتحادیوں کے خلاف امریکہ کی جنگ میں شریک ہوتا ہے، تو اسے مزید نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔

تاہم، اسلام کے نقطۂ نظر سے ایک اور راستہ بھی موجود ہے، اور وہ ہے آزادی و خودمختاری کا راستہ، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت کے نفاذ اور مسلم ریاستوں کو ایک عظیم الشان، متحدہ خلافت میں یکجا کرنے کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔

تو مسلم ریاستوں میں سے کون سی ریاست اپنے آپ کو اور امت مسلمہ کو بچانے کے لیے عالمی خلافت کے قیام کا نقطۂ آغاز بنے گی؟ بلاشبہ، اب وقت آ گیا ہے کہ دنیا کی تمام ریاستیں امریکہ جیسے دوغلے ملک کے ساتھ اپنے اتحاد ختم کر دیں اور اسے اس کے اپنے انجام کی طرف تنہا چھوڑ دیں۔

مسلمانوں کے حکمران ٹرمپ کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں، لیکن غزہ کے لیے انگلی تک نہیں ہلاتے

19 اکتوبر کو قطر کے دارالحکومت دوحہ میں منعقدہ آٹھویں عالمی سلامتی فورم (Global Security Forum) سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیرِ داخلہ محسن نقوی نے امریکہ اور ایران کے درمیان ثالثی کی پاکستان کی کوششوں کو اجاگر کیا اور اس بات کی تصدیق کی کہ اسلام آباد نے ''کبھی ہمت نہیں ہاری''۔ انہوں نے کہا: ''وہاں میں نے ایک ایسی چیز دیکھی جسے میں کبھی نہیں بھول سکوں گا۔'' انہوں نے مزید بتایا کہ قطر کے وزیرِ اعظم محمد بن عبدالرحمٰن آل ثانی اور چیف آف ڈیفنس فورسز (CDF) منیر نے ''بغیر کسی وقفے کے 16 گھنٹے سے زیادہ کام کیا۔''

https://www.dawn.com/news/2038298

امتِ مسلمہ بھی یہ سب نہیں بھولے گی۔

امتِ مسلمہ یہ نہیں بھولے گی کہ مسلمانوں کے حکمران، مسلمانوں کے دشمنوں کے لیے کس طرح دن رات ایک کیے ہوئے ہیں اور ایران پر زور دے رہے ہیں کہ وہ استعمار پسندوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے۔ یہ وہی آزمودہ راستہ ہے جو مسلم دنیا میں معاشی مشکلات اور عدم تحفظ میں اضافے کا باعث بنتا ہے، جس کی تصدیق پاکستان اور قطر کے مسلمان خود بھی کر سکتے ہیں۔

اور امت یہ بھی نہیں بھولے گی کہ مسلمانوں کے حکمران غزہ کے لیے کچھ نہیں کرتے، جبکہ یہودی غزہ کا محاصرہ جاری رکھے ہوئے ہیں، وہاں نسل کشی کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مغربی کنارے اور مسجد اقصیٰ تک اپنی شرانگیزیوں کو وسعت دے رہے ہیں۔

بلاشبہ، مسلمانوں کے یہ حکمران وہی رُوَیْبِضَہ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبردار فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **«سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الأَمِينُ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ»** ''لوگوں پر دھوکے کے ایسے سال آئیں گے جن میں جھوٹے کو سچا مانا جائے گا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے گا، خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانت دار کو خائن ٹھہرایا جائے گا، اور ان سالوں میں رُوَیْبِضَہ بولیں گے۔'' عرض کیا گیا: ''رُوَیْبِضَہ کیا ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حقیر اور نااہل شخص جو عوام کے معاملات پر اختیار رکھتا ہو۔''

اب وقت آ گیا ہے کہ ان رُوَیْبِضَہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے اور ان کی جگہ ایک خلیفۂ راشد مقرر کیا جائے، جو امتِ مسلمہ کے معاملات کی دیکھ بھال کے لیے انتھک جدوجہد کرے، اور جس کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بابرکت نقشِ قدم مشعلِ راہ ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات کے وقت رعایا کے حالات معلوم کرنے کے لیے گشت کیا کرتے تھے اور اسی مشقت کے باعث ایک مرتبہ فجر کی نماز کے بعد مسجد نبوی ﷺ کی سیڑھیوں پر تھکن سے چور ہو کر سو گئے تھے۔

شرعی معاشیات کی عدم موجودگی میں افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان خوراک کے 10 بڑے عالمی بحرانوں میں شامل ہیں

ایکشن اگینسٹ ہنگر کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق، "10 سب سے بڑے عالمی غذائی بحران" کے عنوان سے 15 اکتوبر 2026 کو جاری کی گئی تھی۔ شدید بھوک کا سامنا کرنے والے تقریباً دو تہائی افراد، 177 ملین، صرف 10 ممالک میں رہتے ہیں جن سوڈان، یمن، افغانستان، بنگلہ دیش، پاکستان، جنوبی سوڈان، اور شام شامل ہیں۔

https://www.actionagainsthunger.org.uk/wp-content/uploads/2026/10/The-10-largest-global-food-crises-2026-Action-Against-Hunger.pdf

سرمایہ دارانہ نظام کبھی بھی بھوک ختم کرنے کے لیے دولت کی تقسیم نہیں کرے گی۔ سود (ربا) دولت کو بینکوں اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے ہاتھ میں مرکوز کرتا ہے۔ توانائی اور معدنیات کی نجی ملکیت دولت کو نجی کمپنیوں کے ہاتھ میں مرکوز کر دیتی ہے۔ ریاست کی جائیداد کی نجکاری ریاست کو کمیونٹی کی ضروریات پر خرچ کرنے کے محصولات سے محروم کردیتی ہے۔ اس سب کے بعد، سرمایہ داریت کے حامی اب بھی بھوکے لوگوں کو "ٹریکل ڈاؤن اثر" میں جھوٹی امید دیتے ہیں۔

شرعی معاشی نظام سود سے منع کرتا ہے، توانائی اور معدنیات کو ان کے فائدے اور ان کی فروخت سے قیمت دونوں میں عوامی ملکیت فراہم کرتا ہے، اور گاڑیوں اور کمپیوٹر چپس کی تیاری جیسے قیمتی سرمایہ والے شعبوں پر ریاست کی ملکیت کا راستہ کھولتا ہے۔ شرعی معاشی نظام ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ بھوکے لوگوں کے لیے امداد کے ذریعے روزی کمانے میں مشغول ہو، اُن کے آبائی مرد رشتہ داروں (اصابہ) کو حکم دے کہ اگر وہ مالی طور پر اہل ہوں تو ان کی کفالت کریں، بیت المال سے فنڈز فراہم کریں اور اگر مناسب ذرائع آمدن کی عدم موجودگی ہو تو دولت مند شہریوں پر ہنگامی ٹیکس بھی عائد کر کے رقم جمع کرے۔

امام احمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **«أَيُّما أَهْلِ عَرْصَةٍ أَصْبحَ فِيهِمْ امْرؤٌ جائِعًا فقدْ بَرِئَتْ مِنهُمْ ذِمَّةُ اللهِ تبارك وتعالى»** "کوئی بھی قوم ہوں، اگر ان میں سے کوئی شخص بھوکا رہ جائے، تو وہ قوم اللہ تبارک و تعالیٰ کی پناہ سے خارج ہو جاتی ہے"۔

اے افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان کے مسلمانو!

برصغیر پاک و ہند میں صدیوں کی شرعی حکمرانی کے دوران اس خطے نے دنیا کی جی ڈی پی کا 23 فیصد پیدا کیا۔ یہ خطہ زراعت، صنعت اور تجارت کا عالمی مرکز تھا۔ شریعت کی عدم موجودگی اور کفر کی موجودگی میں ہم اپنے شرعی حقوق سے محروم ہیں یہاں تک کہ ہم اپنا پیٹ بھی نہیں بھر سکتے۔

ہمارے تمام معاملات میں شریعت کے قیام کے لیے حزب التحریر کے شباب کے ساتھ مل کر جد و جہد کریں، تاکہ ہم دنیا میں فلاح اور آخرت میں بہت زیادہ اجر حاصل کریں۔

عوام کے معدنی وسائل کو نجی ملکیت میں دینا شریعت میں حرام ہے

16 اکتوبر 2026ء کو ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (Associated Press of Pakistan) نے رپورٹ کیا: "تانبے، سونے، کرومائٹ، لیتھیم، نایاب ارضی عناصر (Rare Earth Elements) اور دیگر اہم معدنیات کی عالمی طلب میں اضافے کے باعث پاکستان اپنی معدنی معیشت کی ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔ اس صورتِ حال سے جنوبی ایشیا کے اس ملک کو سرمایہ کاری حاصل کرنے، نئی سپلائی چینز (رسدی سلسلوں) کو فروغ دینے اور زرمبادلہ کے ذرائع میں تنوع پیدا کرنے کا ایک اہم تزویراتی موقع میسر آ رہا ہے۔"

[https://www.app.com.pk/national/pakistan-the-next-critical-minerals-destination/

پاکستان میں معدنیات سے مالا مال وسیع علاقے موجود ہیں، اور ارضیاتی اعتبار سے یہ ملک وسیع تر تھیٹھیئن میٹالوجینک بیلٹ (Tethyan Metallogenic Belt) میں واقع ہے، جو دنیا کے اہم تانبے اور سونے کے معدنی خطوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان میں 92 معلوم معدنیات پائی جاتی ہیں، جن میں سے 52 کا تجارتی پیمانے پر استخراج کیا جاتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICMA) کے مطابق، ملک کے معدنی ذخائر کی مالیت تقریباً 8 ٹریلین ڈالر لگائی گئی ہے ریکوڈک کا تانبے اور سونے کا منصوبہ: بلوچستان کے

ضلع چاغی میں واقع ریکوڈک دنیا میں تانبے اور سونے کے ان بڑے ذخائر میں سے ایک ہے جنہیں ابھی تک مکمل طور پر ترقی دے کر استعمال میں نہیں لایا گیا۔

شریعت کا حکم یہ ہے کہ معدنی دولت عوامی ملکیت ہے، اور اس سے حاصل ہونے والا فائدہ اور اس کی قیمت پوری مسلم امت کی ملکیت ہے۔ امام ترمذی نے ابیض بن حمّالؓ سے روایت کیا ہے: «أنه وفد إلى رسول الله ﷺ، فاستقطعه الملح فقطع له، فلما أن ولّى، قال رجل من المجلس: أتدري ما قطعت له؟ إنما قطعت له الماء العِدّ، قال: فانتزعه منه» ”وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نمک کی کان اپنے لیے مختص کرنے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے وہ انہیں دے دی۔ جب وہ واپس چلے گئے تو مجلس میں موجود ایک شخص نے عرض کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے انہیں کیا عطا کیا ہے؟ آپ نے تو انہیں وافر پانی کی طرح ایک ایسا ذخیرہ دے دیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اس پر آپ ﷺ نے وہ ان سے واپس لے لی۔“

تاہم، پاکستان کے حکمران معدنی وسائل کی ملکیتی حقوق غیر ملکی کمپنیوں کے حوالے کر رہے ہیں، جن میں بارک مائننگ کارپوریشن (Barrick Mining Corporation) بھی شامل ہے۔ 8 ستمبر 2025ء کو پاکستان کی فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (FWO) اور امریکی ریاست میسوری میں قائم کمپنی یو ایس اسٹریٹجک میٹلز (USSM) نے نایاب ارضی عناصر (REEs) سے متعلق دو مفاہمتی یادداشتوں (MoUs) پر دستخط کیے۔ خلافت امت کے معدنی وسائل کی نگرانی کرے گی اور ان کی ترقی کے لیے ماہرین کی خدمات حاصل کرے گی، جبکہ اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ان وسائل سے حاصل ہونے والے فوائد اور آمدنی کو امت کے معاملات کی دیکھ بھال اور اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔